سوال

(73) کیا حیض کی کم ازکم اور اکثر مدت دنوں کی تعیین کے ساتھ ثابت ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا حیض کی کم ازکم اور اکثر مدت دنوں کی تحدید کے ساتھ ثابت ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح قول کے مطابق حیض کی اقل اور اکثر مدت دنوں کی تحدید کے ساتھ ثابت نہیں ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ۔

وَيَسـَٔلونَكَ عَنِ المَحيضِ قُل هُوَ أَذًى فَاعتَزِلُوا النِّساءَ فِى المَحيضِ وَلا تَقرَبوهُنَّ حَتّىٰ يَطهُرنَ ... ۲۲۲ ... سورة البقرة

"اور تجھ سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دے ۔ وہ ایک طرح کی گندگی ہے سو حیض میں عورتوں سے علیحدہ رہو اوران کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ پاک ہوجائیں ۔ "

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حائضہ عورت سے الگ رہنے کی معلوم ایام کے ساتھ مدت مقرر نہیں فرمائی بلکہ اس کے حیض سے پاک ہونے کو الگ رہنے کی غایت قرار دیا۔ ہے ۔ تو اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ حائضہ سے الگ تھلگ رہنے کے حکم کی علت خون حیض کا ہونا اور نہ ہونا ہے پس جب خون حیض پایا گیا تو حیض کا حکم باقی رہا اور جب عورت اس سے پاک ہوگئی تو حیض کے احکام ختم ہوگئے ۔ پھر اس تحدید کی کوئی دلیل بھی نہیں ہے جبکہ ضرورت اس کے بیان کا تقاضا کرتی ہے پس اگر مدت حیض کی تعیین عورت کی عمر یا کسی محدود وقت کے ذریعہ شرعی طور پر ثابت ہوتی تو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کا بیان ضرور موجود ہوتا لہٰذا اس بنا پر عورت جو بھی خون دیکھے جو عورتوں کے حیض کا خون سمجھا جاتا ہے وہ بلا تحدید وقت حیض ہی کا حیض ہی کا خون ہوگا الا یہ کہ عورت کو یہ خون برابر جاری رہتا ہے اور کبھی منقطع نہیں ہوتا یا پورے مہینے میں مختصر مدت ایک دو دن کے لیے منقطع ہوجاتا ہے تو اس کو استحاضہ کا خون سمجھا جائے گا ۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 119

محدث فتویٰ